(۴) نو رتن ضخامت ۱۰۰ صفحات قیمت پانچ روپے | تینوں کی کتابت وطباعت اور کاغذ اعلیٰ۔ پتہ :۔ مینیجر ہفتہ وار چٹان نمبر ۸۸ میکلوڈ روڈ۔ لاہور۔

جناب شورش کشمیری اُردو زبان کے مشہور صحافی۔ صاحب طرز ادیب اور شاعر شیوا بیان ہیں اور صرف قلم کے دھنی نہیں بلکہ میدانِ عمل کے مردِ مجاہد بھی ہیں جس کے باعث عمر عزیز کا ایک بہترین حصہ قید و بند میں گذار چکے ہیں اس حیثیت سے انھوں نے اپنے زمانہ کے بہت سے ارباب سیاست اور اصحاب قلم وصحافت کا مطالعہ بہت قریب سے اور بلا واسطہ کیا ہے اور جب کبھی انھیں صحافت کی چند در چند مصروفیتوں سے فرصت ملی ہے انھوں نے اس مطالعہ کے حاصل کو قلم بند کر کے وقفِ عام کرنے کی کوشش کی ہے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں اب تک متعدد کتابیں شائع کر چکے ہیں مندرجہ بالا چاروں کتابیں اس سلسلہ کی نئی کڑیاں ہیں۔ مولانا ظفر علی خاں کی شخصیت اور اُن کے سیاسی وادبی افکار وخیالات پر ایک کتاب پہلے شائع کر چکے ہیں جس پر اُسی زمانہ میں ان صفحات پر تبصرہ ہوا تھا۔ اب اس کتاب (نمبر ایک) میں انھوں نے مولانا کے زمانۂ اسیری کی داستان خود ان سے پوچھ پوچھ کر مکالمہ کی شکل میں مرتب کی ہے۔ مولانا صفِ اول کے لیڈر۔ ادیب اور شاعر اور پنجاب میں اردو صحافت کے باوا آدم تھے اور پھر کھوج کرید کرنے والے ٹھہرے آغا شورش! اس بنا پر یہ کتاب صرف مولانا کے قید و بند اور شدائد و محن کی ایک عبرت انگیز کہانی نہیں ہے۔ بلکہ مولانا کی شخصیت کے گوناگوں رُخ اور پہلو۔ ادبی اور شعری نکات ولطائف اور مولانا کے رفقائے کار و شرکاء زنداں کے مختلف حالات وسوانح بھی معرض گفتگو میں آگئے ہیں جو دلچسپ بھی ہیں اور معلومات افزا بھی اور اس بنا پر تاریخی اور ادبی دونوں حیثیتوں سے کتاب پڑھنے کے لائق ہے۔ دوسری کتاب حمید نظامی جو پاکستان کے مشہور روزنامہ "نوائے وقت" کے مدیر شہیر تھے ان سے متعلق ذاتی مشاہدات وتاثرات پر مشتمل ہے۔ تیسری کتاب میں میاں افتخار الدین جو تقسیم تک اول درجہ کے کانگرسی تھے اور پھر پاکستان کی سرکاری پارٹی کے حزبِ مخالفت میں شامل رہے اور اصل خیالات ورجحانات کے اعتبار سے کمیونسٹ تھے۔ ان کی قلمی تصویر کھینچی گئی ہے جو نہایت بھیانک۔ گھناؤنی اور نفرت انگیز ہے اور اگر یہ تصویر اصلی ہے تو